In the name of Allah, the Most Gracious, Most Merciful

Unit 1	The Inspiring Life of Hazrat Muhammad (ﷺ) حضرت محمد ﷺ کی متاثر کن حیاتِ مبارکہ

.1. In the south western corner of Hijaz, among the barren hills, lies the city of Mecca, the birth place of the last Rasool of Allah Hazrat Muhammad ﷺ. Born in 570 A.D. into the noble clan of Quraish; his arrival coincided with the famed "Year of the Elephant," when the Abyssinian ruler of Yemen, Abraha, attacked Mecca. The Benefactor of Humanity appeared at a time when the world was wrapped in darkness. Savagery, idolatry and injustice ruled the day. Humanity remained dormant in the slumber of ignorance, waiting for the dawn of true civilization.

حجاز کے جنوب مغربی جانب، بنجر پہاڑیوں کے درمیان، اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کی جائے ولادت شہر مکہ واقع ہے۔ آپ ﷺ 570 عیسوی میں قریش کے معزز خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کی ولادت اتفاقاً مشہور "عام الفیل" (ہاتھیوں کا سال) میں ہوئی جب یمن کے حبشی حکمران ابرہہ نے مکہ پر حملہ کیا۔ رحمتِ عالم (محسنِ انسانیت) ﷺ ایسے وقت میں تشریف لائے جب دنیا تاریکی میں لپٹی ہوئی تھی۔ زمانے پر خون ریزی، بت پرستی اور ناانصافی کا راج تھا۔ سچی تہذیب کے طلوع ہونے کے انتظار میں، انسانیت جہالت کی نیند سوئی پڑی تھی۔

.2. Mecca had long been dependant on trade as its main source of livelihood. The Quraishites were skilled merchants. They anchored Mecca's thriving economy. Their caravans navigated through deserts, turning their city into a hub of wealth and cultural exchange. This mercantile environment played a key role in shaping Hazrat Muhammad's ﷺ understanding of justice, diplomacy and human dignity.

مکہ کا اپنے مرکزی ذریعہِ معاش کے طور پر دارومدار عرصہ دراز سے تجارت پر تھا۔ قریشی ماہر تاجر تھے۔ انھوں نے مکہ کی خوشحال معیشت کو مضبوط بنایا۔ ان کے قافلوں نے اپنے شہر کو دولت اور ثقافتی تبادلے کے مرکز میں تبدیل کر کے صحراؤں کو پار کیا۔ اس تجارتی ماحول نے حضرت محمد ﷺ کی انصاف، حکمت عملی اور انسانی وقار کی فہم و فراست کو تشکیل دینے میں ایک اہم کردار ادا کی۔

.3. Even before The Call, Hazrat Muhammad ﷺ was famous in Mecca for his honesty and trustworthiness. Two important events in his early years would come to define his character. The first was his involvement in "Hilf-al-Fudul", an alliance of Meccan tribes to uphold justice for the oppressed. Hazrat Muhammad ﷺ pledged to help the weak, and later recalled this vow, saying he would not trade it for the finest camels in Arabia.

اعلانِ نبوت سے بھی پہلے، حضرت محمد ﷺ اپنی امانت داری اور صداقت کی وجہ سے مکہ میں مشہور تھے۔ آپ ﷺ کے کردار کی عکاسی کرنے کے لیے، آپ ﷺ کی ابتدائی زندگی میں دو اہم واقعات پیش آئے۔۔ پہلا واقعہ آپ ﷺ کی "حِلف الفضول" (نیکیوں / فضیلتوں کا معاہدہ) میں شمولیت جو مظلوموں کے لیے انصاف قائم کرنے کے لیے مکہ کے قبائل کا اتحاد تھا۔ حضرت محمد ﷺ نے کمزوروں کی مدد کرنے کا عہد کیا اور بعد میں یہ کہ کر اس حلف (عہد) کو یاد فرماتے کہ آپ ﷺ اس معاہدے کا عرب کے عمدہ ترین اونٹوں کے بدلے میں بھی سودا نہ کرتے۔

4. The second was his arbitration in the dispute among different clans of Mecca over the placement of the Hajr-e-Aswad (Black Stone) in the Ka'ba. His wisdom and diplomacy resolved the conflict and saved Mecca from bloodshed.

دوسرا واقعہ مکہ کے مختلف قبائل کے درمیان کعبہ میں حجرِ اسود کی تنصیب پر جھگڑے میں آپ ﷺ کی ثالثی کا تھا۔ آپ ﷺ کی دانائی اور حکمت عملی نے جھگڑے کو حل کیا اور مکہ کو خون بہانے سے بچالیا۔

5. A defining relationship in Hazrat Muhammad's ﷺ life was with his first wife, Khadijah (رضی اللہ عنہا) bint-e-Khuwaylid woman of exceptional nobility and moral character. Having inherited and skilfully expanded her father's mercantile enterprise, she became one of the wealthiest and most respected entrepreneur in pre-Islamic Arabia. Despite having been widowed twice, Hazrat Khadijah (رضی اللہ عنہا) sailed both personal and professional spheres with remarkable dignity.

حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں ایک اہم رشتہ آپ ﷺ کی پہلی زوجہ، حضرت خدیجہ ؓ بنت خویلد کے ساتھ تھا جو غیر معمولی شرافت اور اخلاقی کردار کی مالک تھیں۔ اپنے والد کے تجارتی کاروبار کی وراثت حاصل کر کے اور مہارت سے وسعت دے کر آپ ؓ اسلام سے پہلے کے عرب میں امیر ترین اور معزز ترین کاروباری خاتون بن گئیں۔ دو بار بیوہ ہونے کے باوجود، حضرت خدیجہ ؓ نے اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ میدانوں میں انتہائی باوقار طریقے سے سفر کیا۔

6. In those days Hazrat Khadija (رضی اللہ عنہا) was in search of a dependable man to perform commercial duties

of carrying her merchandise to the Syrian markets. **<u>Known for his honesty and integrity</u>**, Hazrat Muhammad ﷺ had earned the title al-Amin “the trustworthy”. This reputation reached Hazrat Khadijah (رضی اللہ عنہا) who entrusted him with this responsibility. Impressed by his gentle manners and just conduct in business, Hazrat Khadijah (رضی اللہ عنہا) took the unprecedented initiative of proposing marriage through the house of Abu Talib. In doing so, she subverted the gender norms of her time by asserting control over her destiny and presented a compelling antithesis to traditional Arab patriarchy. Their marriage proved to be a great partnership, characterized by mutual respect, emotional support, and shared spiritual purpose.

اُن دنوں حضرت خدیجہ ؓ کو ایک قابلِ اعتماد شخص کی تلاش تھی جو آپؐ کے مالِ تجارت کو ملک شام کی منڈیوں میں لے جانے کی تجارتی فرائض سر انجام دے۔ اپنی صداقت اور دیانت داری کے لیے مشہور حضرت محمد ﷺ کو الامین "امانت دار" کا لقب ملا۔ یہ شہرت حضرت خدیجہ ؓ تک پہنچ گئی جنھوں نے اس ذمہ داری کے ساتھ آپ ﷺ پر اعتماد کیا۔ آپ ﷺ کے شریفانہ رویے اور کاروبار میں عادلانہ طرزِ عمل سے متاثر ہو کر، حضرت خدیجہ ؓ نے حضرت ابو طالب کے گھرانے کے ذریعے رشتہ بھیجنے کا بے مثال قدم اٹھایا۔ ایسا قدم اٹھا کر، آپؓ نے اپنی تقدیر کی لگام سنبھال کر اپنے زمانے کے جنسی اصولوں میں تہلکہ مچا دیا اور روایتی عرب قبائلی نظام کے سامنے زبردست مخالفت ظاہر کی۔ ان کی شادی ایک بہترین شراکت داری ثابت ہوئی جو باہمی احترام، جذباتی حمایت اور مشترکہ روحانی مقصد پر مبنی تھی۔

7. By the time Hazrat Muhammad ﷺ reached the age of forty (40), he ﷺ began to feel a deep sense of unease about the world around him. One night, during the month of Ramadan, while meditating in the cave of Hira, he ﷺ was visited by the Angel Jibraeel (Gabriel), who asked him ﷺ to "Read!" Hazrat Muhammad ﷺ responded, "I cannot read." The angel reiterated the revealation:

جب حضرت محمد ﷺ ک ی عمر مبارک چالیس (40) سال ہوئی تو آپ ﷺ اپنے ارد گرد کی دنیا کے بارے میں بہت بے چینی محسوس کرنے لگے۔ ایک رات، ماہِ رمضان کے دوران، غارِ حرا میں مراقبے (غور و فکر) کے دوران، اللہ کے فرشتے حضرت جبرائیلؑ آپ ﷺ سے ملنے آئے جنھوں نے آپ ﷺ سے کہا کہ "پڑھیے۔" حضرت محمد ﷺ نے جواب دیا، "مجھے پڑھنا نہیں آتا۔" فرشتے نے وحی دہرائی:

"Read in the name of thy Lord Who created; created man from a clot (of congealed blood): Read and thy Lord is the Most Bountiful, Who taught (the use of) the pen, taught man that which he knew not." (Quran, 96 (Al-Alaq): 1–5)

"(اے نبی ﷺ!) پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا. انسان کو (جمے ہوئے خون کے) لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھیے اور آپ کا رب بہت کریم ہے جس نے قلم سے تعلیم دی۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (96 العلق: 5-1)

8. This was the first revelation from Allah and it marked the beginning of Hazrat Muhammad's ﷺ mission as the last Rasool. Overwhelmed by the experience, Hazrat Muhammad ﷺ rushed home to Hazrat Khadijah (رضی اللہ عنہا) and shared the details with her (رضی اللہ عنہا). She (رضی اللہ عنہا) comforted him ﷺ and reassured that he ﷺ was indeed the Chosen Rasool of Allah and He would not leave him ﷺ alone. Hazrat Khadijah (رضی اللہ عنہا) became the first person to embrace Islam, and stood by his side as he ﷺ began to preach Islam.

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلی وحی تھی اور اسی نے بحیثیت آخری رسول حضرت محمد ﷺ کے مقصد کی بنیاد رکھی۔ اس تجربے سے مرعوب ہو کر (گھبرا کر)، حضرت محمد ﷺ جلدی سے گھر حضرت خدیجہ ؓ کے پاس تشریف لائے اور آپؓ کو ساری تفصیلات بتائیں۔ آپؓ نے آپ ﷺ کو حوصلہ دیا اور یقین دہانی کروائی کہ آپ ﷺ بے شک اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ رسول ہیں اور وہ آپ ﷺ کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ حضرت خدیجہ ؓ اسلام قبول کرنے والی پہلی فرد بنیں اور آپ ﷺ کے ساتھ رہیں جب آپ ﷺ نے اسلام کا پیغام پھیلانا شروع کیا۔

9. The first revelation had deep impact on Hazrat Muhammad ﷺ , but the encouragement of his understanding wife Hazrat Khadija (رضی اللہ عنہا) and assurance of her cousin, Warqa bin Naufal comforted him.

پہلی وحی کا حضرت محمد ﷺ پر گہرا اثر ہوا لیکن آپ ﷺ کی سمجھ دار زوجہ حضرت خدیجہ ؓ کی حوصلہ افزائی اور آپؓ کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کی یقین دہانی نے آپ ﷺ کو حوصلہ دیا۔

10. The first revelation marked a turning point in the religious and socio-political fabric of Arabian society. It

KIPS GC-1

was a complete transformation from the polytheistic practices to a strict monotheistic code centered on Tauhid i.e. Oneness of Allah. It was the initiation of a social order based on just morals, equality and accountability under the Divine guidance. The revelation completely changed the life of the Rasool Allah ﷺ. The very Quraish who once held him ﷺ in the highest esteem quickly turned into his ﷺ fiercest opponents and of those who believed in him ﷺ . The revelation challenged the leadership of Quraish in religious, social, political and economic affairs. The rise of Islam in Mecca was the conflict between two ways of life and thought, one Belief and the other of Non-belief. This was intolerable for them. They started persecuting the believers and tried to stop them accepting Islam. When they failed, they tried to pressurize Rasool Allah ﷺ from preaching. But Rasool Allah ﷺ stood against all odds and remained firmed in his mission. At last Allah ordered His Rasool ﷺ to migrate to Medina with his followers.

پہلی وحی نے عرب معاشرے کے مذہبی اور سماجی و سیاسی ڈھانچے میں انقلابی نقطے کی بنیاد رکھی۔ یہ شرکیہ اعمال سے لے کر توحید یعنی اللہ کی وحدانیت پر مبنی کٹر یکتا پرستی کے اصول تک ایک مکمل تبدیلی تھی۔ یہ ایک سماجی نظام کا آغاز تھا جو محض اخلاقیات، مساوات اور ہدایتِ خداوندی کے تحت حسابداری پر مبنی تھا وحی نے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کو مکمل طور پر بدل دیا۔ وہی اہلِ قریش جو کبھی آپ ﷺ سے احترام سے پیش آتے تھے فوراً آپ ﷺ کے اور آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں کے غضب ناک دشمن بن گئے۔ اس وحی نے مذہب، سماجی، سیاسی اور معاشی معاملات میں قریش کی قیادت کو للکارا۔ مکہ میں اسلام کا عروج زندگی اور سوچ کے دو طریقوں کے درمیان اختلاف تھا، ایک عقیدہ اور دوسرا باطل عقیدہ۔ یہ چیز ان کے لیے ناقابل برداشت تھی۔ انھوں نے ایمان والوں پر ظلم و ستم کرنا شروع کر دیا اور انھیں اسلام قبول کرنے سے روکنے کی کوشش کی۔ جب وہ ناکام ہو گئے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ پر تبلیغ سے روکنے کے لیے دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن رسول اللہ ﷺ تمام مشکلات کے سامنے ڈٹ گئے اور اپنے مقصد میں پر عزم رہے۔ آخر کار اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ کو اپنے صحابہ کے ساتھ نقل مکانی کرنے کا حکم جاری کیا۔

11. It is called Hijrah which opened a new era in the Islamic history. It was an era of consolidation and expansion of Islam as a religion, society and state. With the Hijrah, the Islamic calendar began and the foundation of a constitutional state was laid. The Charter of Medina was drafted, proclaiming the principles of civic equality, rule of law, freedom of worship and religious tolerance. It established a political unity - a peaceful state headed by Rasool Allah ﷺ under the sovereignty of Allah. It united all Muslims together regardless of clan or tribe to which they belonged; it guaranteed protection to all citizens of Medina irrespective of colour, creed or faith. This charter brought about a revolution in Arabia that was much despised by the Quraish who never forgot their defeat.

اسے ہجرت کہا جاتا ہے جس نے اسلامی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز کیا۔ یہ اسلام کے دین، معاشرہ اور ریاست کے طور پر استحکام اور پھیلاؤ کا دور تھا۔ ہجرت کے ساتھ اسلامی تقویم (کیلنڈر) کا آغاز ہوا اور ایک آئینی ریاست کی بنیاد رکھی گئی۔ شہری مساوات کے اصولوں، قانون کی حکمرانی، عبادت اور مذہبی رواداری کی آزادی کا اعلان کرنے کے لیے میثاقِ مدینہ لکھا گیا۔ اس معاہدے نے ایک سیاسی اتحاد قائم کیا، ایک پر امن ریاست جس کی سربراہی اللہ تعالیٰ کی خود مختاری (حاکمیت) کے تحت رسول اللہ ﷺ نے کی۔ اس معاہدے نے تمام مسلمانوں کے متحد کیا خاندان یا قبیلے سے بالاتر ہو کر جس سے وہ تعلق رکھتے تھے اور اس نے مدینے کے تمام شہریوں کے تحفظ کی ضمانت رنگ، عقیدے یا ایمان سے بالاتر ہو کر دی۔ یہ معاہدہ عرب میں ایک انقلاب لے کر آیا جس سے وہ اہلِ قریش نفرت کرتے تھے جو کبھی اپنی شکست کو بھول نہ پائے۔

12. This led to the series of battles between the newly founded state of Medina and the Quraishites of Mecca. The series ultimately culminated into the Conquest of Mecca in the 8 Hijrah. The Muslims victoriously entered the city of Mecca after eight years of exile. A general amnesty was declared by Rasool Allah ﷺ for all of them; even for those who inflicted personal pain on him. The Quraish were speechless. It was not the conquest of Mecca but the conquest of hearts and souls.

اس چیز نے مدینے کے نئے قائم ہونے والی ریاست اور مکہ کے اہلِ قریش کے درمیان جنگوں کے سلسلے کی بنیاد رکھی۔ یہ سلسلہ آخر کار 8 ہجری میں فتح مکہ کی صورت میں اختتام پذیر ہوا۔ مسلمان آٹھ سالہ کی جِلاوطنی کے بعد فاتحانہ طور پر شہر مکہ میں داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ نے اُن سب کے لیے عام معافی کا اعلان کیا، حتیٰ کہ ان لوگوں کے لیے بھی جنھوں نے آپ ﷺ کو ذاتی تکلیف پہنچائی۔ اہلِ قریش لاجواب ہو گئے۔ یہ مکہ کی فتح نہیں تھی بلکہ دلوں اور جانوں کی فتح تھی۔

13. Thus came the tenth year of Hijra. The Arabian land had submitted to Islam by that time; the message of

Islam was disseminated to foreign lands. The Rasool Allah ﷺ announced the pilgrimage in that year. People from all over Arabia gathered to accompany Hazrat Muhammad ﷺ - the last Rasool of Allah in this holy journey towards Mecca. On this occasion thousands were accompanying the Rasool Allah ﷺ and neither of them was an idolator. Here the Rasool Allah ﷺ gave his farewell address; every word of which stressed the importance of being just, kind, compassionate and truthful to fellow human beings. He said:

اسی طرح سے ہجرت کا دسواں سال آ گیا۔ عرب کی سرزمین تب تک اسلام کے سامنے ہتھیار ڈال چکی تھی اور اسلام کا پیغام غیر ملکی (عجمی) سرزمینوں تک پھیل چکا تھا۔ اسی سال رسول اللہ ﷺ نے حج کا اعلان فرمایا۔ اس مقدس سفر میں مکہ کی طرف پورے عرب سے لوگ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ملنے کے لیے جمع ہو گئے۔ اس موقع پر ہزاروں لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ان میں کوئی بھی بت پرست نہیں تھا۔ یہاں رسول اللہ ﷺ نے اپنا الوداعی خطبہ پیش کیا جس کا ہر ہر لفظ انصاف پسند، مہربان، ہمدرد اور دوسرے انسانوں کے ساتھ راست باز ہونے کی اہمیت پر زور دیتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"O people! Listen to what I say and take it to your heart. You must know that every Muslim is the brother of another Muslim. All of you are as equal as the fingers of a hand. It is not lawful for any man to take anything of his brother except what is given with one's own free will. Therefore, do not do injustice to one another. Remember one day you will meet Allah and answer your deeds. So beware: do not stray from the path of righteousness after I am gone."

"اے لوگو! میری بات غور سے سنو اور دل میں بٹھالو۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ آپ سب ایک ہاتھ کی انگلیوں کی طرح باہم ملے ہوئے ہیں۔ یہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی کوئی بھی چیز لے سوائے اس کے جو اس کی آزادانہ رضامندی سے دے دی جائے۔ اسی لیے کسی کے ساتھ بھی ناانصافی نہ کریں۔ یاد رکھیں ایک دن آپ نے اللہ سے ملنا ہے اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ تو خبردار رہنا، میرے جانے کے بعد سیدھے راستے سے بھٹک نہ جانا۔

14. Thus, Rasool Allah ﷺ mission was fulfilled. His ﷺ life and teachings provide guidance to entire humanity and offer lessons that are beyond time and space.

اس طرح، رسول اللہ ﷺ کا مقصد مکمل ہوا۔ آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ اور تعلیمات تمام انسانیت کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں اور وہ سبق دیتی ہیں جو زمان و مکان کے پار ہیں۔

.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.